بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس ۲۰ قصون مین کا چوتھا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصۂ اضغاث کا باس

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب پاکوٹی وکیل منصفی بھگانون
ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹائمن امیر اتھنس نے اپنے شاہانہ جلوس کی اُمنگ مین بدرجہ غایت سخاوت اختیار کی۔ اُسکی لاانتہا دولت ایسی جلد نہ اڑجاتی اگر وہ ہر قسم کے آدمیون کو ایسی کشادہ پیشانی سے نہ لٹاتا۔ صرف غریب ہی اُسکے دسترخوان سے بہرہ یاب نہوتے بلکہ بڑے بڑے امرا بھی اُسکے مصاحب و ہمنشین بننے مین اپنی حقارت نہ سمجھتے۔ اُسکی حسنِ تیری فضول خرچی جو یہان تالیف قلوب کے لیے اُسکی دولت کے شامل ہوتی۔ تو ہر قسم و ہر طبعیت کے لوگ اُسکی اطاعت کو آموجود ہوئے۔ کچھ خوشامد کرنے والے ہی جنکے چہرون مین ولی نعمت کی خوش طبعی آئینہ کی طرح منعکس ہوتی جمع نہوتے۔ بلکہ سنک فرقے کے
حکما کا ایک فرقہ
حکما تک جو انسان کو برا سمجھتے ہین اور دنیا کی تمام چیزون کو حقارت سے دیکھتے ہین نواب کے امیرانہ انداز و سخاوت کو پسند کرتے اور بخلاف اپنی عادتون کے اُسکے جلسون مین شریک ہوتے۔ اور اُسکے ذرا سے دیکھنے اور جواب سلام مین ہاتھ (ہاتھ اٹھا دینے) کو بڑی دولت سمجھتے۔

اگر کوئی شاعر کوئی چیز تصنیف کرتا اور تمہید مین کسی بڑے آدمی کے نام لکھنے کی اُسے ضرورت
ہوتی۔ تو صرف ٹائمن کا نام لکھدینا اُسے کفالت کرتا۔ اور پھر اُسکے فروخت کی فکر اُسے
نہ کرنی پڑتی۔ وہ خواہ مخواہ بک جاتی۔ اور علاوہ قیمت کے انعام و خلعت بھی ملتا۔ دربار
و دستر خوان تک رسائی جو ہوتی وہ مزید بران۔ کوئی مصوّر پینے کو کوئی تصویر بناتا۔ تو صرف
اِتنی تکلیف اُسے اُٹھانی پڑتی کہ ٹائمن کے سامنے وہ پیش کرتا اور کہتا کہ مین نے آپ ہی
کے لیے بنائی ہے اور اِتنا ہی کہنا اُس فیاض دل کو خریداری کی طرف مائل کر لینے کے لیے
کافی ہوتا جب کسی جوہری کو کوئی قیمتی پتھر ہاتھ لگتا یا کسی بزاز کے پاس کوئی بیش قیمت کپڑا
ہوتا جو اپنی بیش قیمتی کی وجہ سے زیادہ دنون تک رہجاتا تو نواب کا گھر ایک کھلی دُکان
تھی جہان وہ اپنا کپڑا یا وہ پتھر خوشی سے جا کر جس قیمت پر چاہتا بیچ لاتا۔ اور نواب
اُسکا شکریہ ادا کرتا اور ایسا ظاہر کرتا گویا اُس بیش قیمت چیز کا دکھانا بہت بڑا اِحسان ہے
غرضکہ اِسی طرح ناملائم و بے موقع شوکت کے بڑھانے کے لیے وہ ہمیشہ فضول خرید و فروخت
جاری رکھتا۔ اور ہر وقت اُسکے گرد فضول مُلاقات کرنے والے۔ دروغ گو شاعر۔
مُصوّر۔ ہر قسم کے اہل حرفہ۔ خان۔ خانم۔ محتاج اور امیدواران پرورش جمع رہتے
اور تملّق و چاپلوسی کی باتین کیا کرتے۔ کبھی اُسپر خدا کی طرح قربان ہوتے۔ کبھی اُسکے گھوڑے
کی رکاب کو متبرک جانتے۔ غرضکہ اُنکی حرکات سے ایسا ظاہر ہوتا کہ وہ ہوا بھی پیتے ہین تو
نواب ہی کی اِجازت و توجہ سے۔

روز کے حاضر باشون مین چند ایسے بد قسمت بھی تھے۔ (جو بسبب اُسکے کہ اُنکی آمدنی
اُنکی فضول خرچیون کو کفالت نکرتی تھی) قرضخواہون کی اجرائے ڈگری مین گرفتار ہونے پر
نواب کی نوازش سے چھوٹے تھے۔ اور تاریخ رہائی سے نواب ہی کے پاس رہتے تھے
جو اپنی ہم مزاجی سے تمام ایسے لوگون مین بہت معزز خیال کیا جاتا تھا۔ جنھون نے باعتبار دولت
اُسکی پیروی کرنی بسبب اپنی تنگدستی کے غیر ممکن سمجھ کر صرف فضول خرچی و مال غیر کے اُڑانے مین

اُنکی تقلید آسان سمجھی چنانچہ منجملہ ان گوشت کی مکھیون کی ایک شخص وین ٹی ڈلیس نام تھا جسکو پہلے اپنی ضمانت پر نواب نے قید سے چھوڑایا پھر پانچ ٹی لنٹ اپنی تحویل سے اُسکے قرضخواہ کو دلوا دیے۔ Ventidius

ان حاضر باشونمین سے زیادہ تر یہی وہ رہتے جو نواب کے پاس تحفہ و ہدیہ بھیجتے۔ اگر اُنکے کُتون یا گھوڑون یا ایسے ہی اور کسی کم قیمت چیز کی طرف نواب کی رغبت ہوتی تو اُنکی بن پڑتی۔ اور جس چیز کیطرف اُسکی توجہ دیکھی جاتی دوسرے ہی دن اُسے نواب کے پاس وہ بھیجتے۔ اور اُسکے ساتھ بڑے تپاک کا سلام و اپنی چیز کی ناقابلیت کی معذرت کہلا بھیجتے۔ اُنکا ایک گھوڑا یا کتا نواب سے اچھ سلوک مین دوسرے کو اپنے سے بڑھتا ہوا دیکھ نہ سکتا تھا ہبی گھوڑون یا کُتون سے کم دلوائے بغیر نہ رہتا جنکی مالیت اُس سے کہین زیادہ ہوتی۔ جیسا کہ وہ دغا باز دینے والے پہلے سے جانتے کہ اس معاملے مین سود بہت جلد و بہت زیادہ حاصل ہوگا

اسی طرح لارڈ لیکیس نے حال مین چار گھوڑے سپید رنگ کے نقرئی زیورات سے مرصع نواب کے پاس بھیجے تھے۔ جنکی تعریف اُسنے نواب کی زبانی کسی موقع پر سُن پائی تھی۔ اور ایک دوسرے لارڈ لکیولس نام نے اُسی طور سے شکاری کُتون کی ایک جوڑی جنکی نسل و تیزی کی تعریف نواب کے مُنہ سے ایکبار اُسنے سُنی تھی۔ ارسال حضور کی نواب نے اُنکے تحفے بلا لحاظ اُنکی اغراض ناجائز کے بڑی خوشی سے قبول کیے۔ اور تحفہ بھیجنے والون کے پاس ایسا ہیرا یا کوئی اور بیش بہا پتھر ارسال کیا جو اُنکی پیشکش کی نسبت گو قیمت کی برابر تھا Lucius Lucullus

بعض وقت یہ لوگ ایک بہت آسان طریقہ اختیار کرتے اور کھُلی کھُلی چال چل جاتے جسکے دیکھنے کو سادہ لوح ٹائمن کے پاس آنکھین نہ تھین یعنی ٹائمن کے پاس کوئی چیز دیکھ کر اُسکی تعریفین کرتے یا کسی حال کی خرید و فروخت کی عمدگی پر اپنی مسرتین ظاہر کرتے۔ جنھین سُنکر وہ بارضا و صاف باطن نواب فوراً وہ چیز جسکی وہ تعریفین کرتے اُنکے حوالے کر دیتا۔ اور اس چیز کے حاصل کرنے مین بجز صریح و ارزان چاپلوسیون کے اور کوئی شے اُنھین خرچ نکرنی پڑتی اس طریقے سے عمدہ سے عمدہ گھوڑے پہ ایک روز سے زیادہ ٹائمن کو چڑھنا نصیب نہوتا کہ اُسکے بدذات مصاحبون مین سے کوئی اُسکے حسن و سبک خرامی کی

تعریف سے اُسے خوش کرتا اور وہ یہ سمجھکر کہ تعریف اُسی شے کی کیجاتی ہے جو مرغوب ہوتی ہے
اُسے وہ گھوڑا دے ڈالتا۔ کیونکہ وہ اپنے دوستون کی محبّت کو اپنی محبّت پر قیاس کرتا
تھا اور دینے کا ایسا شائق تھا کہ اگر اِن فرضی دوستون کو وہ ساری ریاست لُٹا دیتا
جب بھی اُسکا دل نہ بھرتا۔

کچھ اُنھین بدذات خوشامدیون کے مالدار بنانے مین ٹائمن کی ساری دولت
خرچ نہین ہوئی بلکہ اچھے اچھے کامون مین بھی اُسنے صرف کی جب اُسکے ملازمین مین سے
کوئی کسی مالدار لڑکی کے ساتھ عشق رکھتا اور بسبب اپنے بے بضاعت و کم مایہ ہونے کے
اُسکے وصل سے مایوس ہوتا۔ تو ٹائمن اُسے تین ٹیلنٹ بہ کشادہ پیشانی عطا کرتا تا وہ
اُس چیز کے لینے کی حیثیت اپنے مین پیدا کرے جو اُس لڑکی کے باپ نے دینے کا وعدہ
کیا۔ لیکن دغا بازون اور مفت خورون کے پیچھے اُسکی دولت زیادہ برباد جاتی ہیونا دوستون
کو جنکے عیوب اُسپر کھلتے نہ تھے اسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسے گھیرے رہتے وہ جانتا کہ
یہ میرے ساتھ محبّت رکھتے ہین اور اِسوجہ سے کہ وہ ہمیشہ اُسکے ساتھ ہنسی مذاق و چابلوسی
کی باتین کرتے وہ سمجھتا کہ یہ مجھے نیک و دانشمند خیال کرتے ہین۔ جب وہ اُسکے ساتھ
بیٹھ کر کھانا کھاتے اور شراب کے بڑے بڑے گھونٹ مین اُسکی دولت برباد کرتے تو
اُسے دوستون اور خوشامدیون مین امتیاز نہوتا۔ اور اُسکی چشم فریب و فاخوردہ مین
رجو اِس لطف کے دیکھنے سے متکبر ہورہی تھی) یہ بات بہت ہی بھلی معلوم ہوتی کہ اُسکے
گرد اِتنے بہت سے لوگ بھائیون کی طرح ایک دوسرے کے مال کو اپنا سمجھے ہوئے
(اگو صرف اُسی کے روپیہ سے سارا خرچ تھام) بیٹھے ہین اور اِسیطرح حالت ذوق و
شوق مین مست ہین گویا عید ملنے یا برادری کے جلسے مین آئے ہین۔

جب اُسنے اِسطرح فیاضی و کرم پر کمر باندھی گویا مال و دولت کا دیوتا اُسکے خزانہ
کا داروغہ ہے اور اِسطرح بے پروائی و کشادہ پیشانی سے خرچ کرنا شروع کیا

کہ کبھی خبر بھی نہوتا اور نہ کبھی دھوم دھام کے کم کرنے کی فکر کرتا تو اُسکی دولت کچھ لا انتہا تو تھی ہی نہین بھلا کب تک اِس فضول خرچی و اسراف کا مقابلہ کرتی۔ لیکن اُس سے کہتا تو کون کہتا۔ کیا یہ خوشامدیے۔ یہ تو اور بھی چاہتے تھے کہ اُسکی آنکھین بند رہین۔ ہان اُسکے پاس ایک خیرخواہ خانساماں فلے ولیس نام تھا جسنے اُسکی حالت سے اُسے بارہا مطلع کیا۔ حساب آمد و خرچ بھی پیش کیا۔ منتین بھی کین۔ خوشامدین کین۔ اِس طور پر کہ دوسرے موقع پر اگر وہ اِتنا کرتا تو بلحاظ اُسکے عہدہ ملازمت کے یہ بے ادبی پر محمول کیا جاتا۔ رویا گڑگڑایا سبھی کچھ کیا مگر ٹائمن نے اُسکی ایک نہ سُنی۔ ٹائمن کا دستور تھا کہ جب وہ اُس سے آکر ایسی باتین کرتا تو اُن باتون کو وہ ٹال کر دوسرا ذکر شروع کر دیتا کیونکہ عرض شکایت سُننے مین پنبہ بگوش۔ اپنی حالت پر غور کرنے سے کنارہ۔ اپنی سچی حالت سے غافل و انقلاب زمانے کا غیر معتقد۔ ایسا کوئی نہین ہوتا۔ جیسا وہ مالدار جسکی دولت مین تباہی کی صورت نظر آنے لگی۔ اکثر یہ خیرخواہ خانساماں اپنے مالک کے کمرون کا دم مفت خورون کی کثرت سے گھٹنا اور فرش کو مے خوارون کے شراب گرانے پر روتے اور سارے مکان کو روشنی دکھانے بجانے سے گرم پا کر بہت افسوس کرتا اور کبھی اپنے آقا کے اِس دیوانہ پن پر گوشہ مین چھپ کر گریہ وزاری بھی کرتا جہان اُسکے آنسو فضول خرچ بیپون کی شراب سے بھی زیادہ جلد جلد ڈھلتے۔ اور یہ خیال کرتا کہ جب اُن مفت خورون کی تعریف کرنے کا سبب جاتا رہیگا تو دیکھنا کیسا جلد اُنکی چاپلوسیان اُنکے دم کے ساتھ اور کھانے کی تعریف کھانے کے ساتھ جاتی رہتی ہے۔ ذرا موسم بہار کی ہوا سرد کا انتظار ہے۔ تو پھر ایک ہی جھونکے مین اِن مکھیون کا نشان تک نہین رہنے کا۔ بارے وہ وقت آگیا کہ اپنے وفادار خانساماں کی عرضداشت پر اُسے توجہ کرنی پڑی روپیہ چک گیا۔ اور فلے ولیس کو اُسنے حکم دیا کہ تھوڑی سی زمین فروخت کر ڈالو۔ فلے ولیس نے عرض کی کہ مین نے بہتیری دفعہ آپ کی خدمت مین اطلاع دی کہ اکثر حصہ زمین کا

Lacedemon

بیع و رہن ہوچکا اور جو اب موجود ہے وہ نصف زر قرضے کے ادا کو کافی نہین - یہ سُنکر تو ٹائمن کی آنکھین کھلین اور گھبرا کے بولا - این میری زمین تو ایتھنس سے لیسیڈیمن تک ہے فلیوس نے کہا یہ کیا اگر ساری دنیا آپ کی ہوتی جب بھی کوئی انتہا ہوتی اور دینے پر آتے تو ایکدم مین ڈیڈا لیتے -

ٹائمن اپنے دلمین سوچنے لگا کہ مین نے بُری جگہ اپنی دولت صرف نہین کی بجا طور پر برباد نہین کی - نہ بُجوروں کے پیٹ بھرنے مین خرچ نہین کی - بلکہ دوستون کے پیچھے صرف کی - اور اپنے مہربان خانسامان کی طرف رجو کھڑا رو رہا تھا متوجہ ہو کر بولا تم اتنا گھبرائے کیون جاتے ہو - خاطر جمع رکھو مین کبھی محتاج نہین ہونے کا - دیکھو کیسے کیسے امرا و شرفا میرے یار غار ہین - پھر اُس فریب وفا خوردہ نے اپنے دل مین سوچا کہ اسوقت مجھے صرف اِتنا کفایت کریگا کہ مین قرض سے کام نکالون - اور ہر شخص کی مال و دولت سے (جسنے میرے جود و کرم کا مزا اُٹھایا ہے) اسحالت بیچارگی مین کچھ فائدہ اُٹھاؤن - اور ذرا تکلف کو راہ نہ دون - چنانچہ بلا تامل بامید قوی لارڈ لوسی ایس لارڈ لکیوس اور لارڈ سمپرونیس کے پاس جنکو بیحد و حساب تحفہ و ہدیہ زمانہ گذشتہ مین اُسنے دیے تھے - اور وینٹیڈیس کے پاس جسکا قرضہ اپنے پاس سے ادا کر اُسے زمانہ سابق مین چھوڑوا دیا تھا اور جو اپنے باپ کے مرجانے سے اب ایک بہت بڑی دولت کا مالک ہوگیا تھا اور ٹائمن کے سلوک کے عوض دینے کی قابلیت اُسے بخوبی حاصل ہوگئی تھی - الگ الگ قاصد روانہ کیے - وینٹیڈیس سے تو اُس پانچ ٹیلنٹ کی درخواست کی جو اُسکی طرف سے آپ ادا کیے تھے اور بقیہ تین امرا سے پچاس پچاس ٹیلنٹ بطور قرض طلب کیے - ٹائمن یہ سمجھتا تھا کہ پچاس ٹیلنٹ کیا اگر پچاس ہزار ٹیلنٹ کی مین درخواست کرونگا تو اُنکے شکران نعمت سے امید قوی ہے کہ اُنھین دینے مین کچھ تامل نہو گا -

پہلے لکیوتس کے پاس آدمی گیا۔ اُس بدذات نے رات کو خواب دیکھا تھا کہ چاندی کا
کا ایک پیالہ میرے ہاتھ لگا ہے۔ جب ٹائمن کے آدمی کی اطلاع ہوئی تو اُس
بدطینت نے سمجھا کہ بیشک میرا خواب سچا ہوا۔ ٹائمن کا آدمی آیا ضرور نقرئی جام لایا
لیکن جب اُسکی زبانی سُنا کہ ٹائمن نے روپیہ طلب کیا ہے تو اُسکے ناپائدار و ناتوان
دوستی کی حقیقت کھل گئی اور نہایت راست بازی کے ساتھ اُسنے اُس آدمی سے
یہ بیان کرنا شروع کیا کہ تمھارے آقا کی دولت کی بربادی کے آثار مجھے پہلے
ہی سے دکھائی دیتے تھے۔ بہتیری مرتبہ مین دوپہر کو اُسکے کھانے مین صرف اُسے
متنبہ کرنے گیا۔ اور پھر بارہا مین رات کے کھانے مین فقط اسلیے شریک ہوا کہ
کم خرچی کی اُسے ترغیب دون۔ مگر میری باتون پر اُسنے ذرا دھیان نہ دیا۔ اُسنا
تو سچ کہا کہ وہ ٹائمن کا وفادار دوست (بقول اپنے) تھا۔ اور اُسکے بدون اُسنے
خوب مزے اُڑائے۔ لیکن یہ امر کہ وہ بغرض نصیحت اُسکے پاس آتا تھا اور اُسکی
بھلائی کے لیے اصرار کرتا تھا سراسر کذب و خلاف۔ غرضکہ یہ سب کہہ سُنکر اُس نوکر
سے کیا مزے مین کہتے ہین کہ بھئی۔ ٹائمن سے کہہ دینا کہ لکیوتس سے ملاقات نہوئی
اور پھر اُسکے صلہ مین ہم تمھین خوش بھی کرینگے۔

آدمی جو لارڈ لیوسی لیس پاس بھیجا گیا تھا۔ وہ بھی ناکامیاب لوٹا۔ اس فضول گو
لارڈ نے جو ٹائمن کے کھانے سے پلا تھا اور قریب قریب ٹائمن ہی کے بیش بہا
تحفون نے اُسے مالدار بنایا تھا جب دیکھا کہ ہوا بدل گئی اور ایسے جود و کرم کا چشمہ
دفعتہً بند ہو گیا۔ تو پہلے اُسے یقین نہ آیا لیکن آخر مین اُسکے متیقن ہونے پر اُسنے
بڑے افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کیا کہ مجھ مین اسوقت اتنی استطاعت نہین کہ لارڈ ٹائمن
کی کچھ خدمت کر سکون کیونکہ اپنی بدبختی سے (جو سراسر غلط و خلاف واقع بات تھی) مین نے
کل ہی ایک مُعاملہ خرید و فروخت کا ایسا کر گیا جس سے فی الحال میرے پاس کوئی ذریعہ

ٹائمن کی دستگیری کا باقی نہ رہا۔ مجھ سا نالائق کیا کوئی ہوگا کہ مین اپنے پیارے دوست
کے وقت پہ کام نہ آسکا۔ اور اپنے باتون سے ایسا ظاہر کیا گویا اُسکو اس امر کا
سخت صدمہ ہے کہ ایسے ایک ذی رتبہ نواب کی خدمت سے وہ قاصر رہا۔
کیا صرف ایک جا کھانے پینے سے کوئی کسی کا دوست ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہین۔
خوشامدیون کی بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے۔ دیکھو سب جانتے تھے کہ ٹائمن نے باپ
کی طرح لارڈ لوسی لیس کی سرپرستی کی۔ جب لارڈ لوسی لیس کی خودبینی نے اُسے
ایک عمدہ مکان بنانے کی ترغیب دی تو ٹائمن نے نہایت سیرچشمی سے اُسکے بنانے مین
اپنی دولت صرف کی۔ لیکن اُسکو کوئی کیا کرے کہ ناشکر گزار ہونے پر انسان ہمیشہ تُلا
بیٹھا رہتا ہے۔ مقام غور ہے۔ کہ اِس لارڈ لوسی لیس نے ٹائمن کے مقابلے مین اتنی
تھوڑی مقدار کے دینے سے صاف انکار کیا جو باعتبار ٹائمن کے احسانات کے اتنا بھی نہ تھا
جتنا سخی لوگ گداگرون کو دے ڈالتے ہین۔
سمپرنیس و نیز دیگر خودغرض امرا نے بھی جنکے پاس ٹائمن نے درخواست
بھیجی تھی۔ جواب فریب آمیز یا انکار صاف کہلا بھیجا حتی کہ وین ٹی ڈیس نے جسے
ٹائمن نے زر دیکر چھڑایا تھا اور جو اب باپ کے مرنے پر مالدار ہو گیا تھا اُسنے پانچ
ٹیلنٹ کو بطور قرض دینے سے بھی انکار کیا۔ جبکہ ٹائمن نے بطور قرض نہین بلکہ
اُسے مصیبت مین گرفتار دیکھ فیاضانہ طور پر دے ڈالا تھا۔
ٹائمن کے اچھے دنون مین لوگ جتنی تپاک سے اُس سے ملتے تھے و بکثرت
آمد و رفت رکھتے تھے اتنے ہی اب اُسکے بُرے دنون مین اُس سے دور بھاگنے لگے۔
وہ السنہ جو اُسکی تعریفون مین پہلے بلند آواز تھین۔ اُسکے جود و کرم اور سخا کی ثناخوان
تھین اب یہ کہتے شرماتی نہ تھین کہ بہت سلوک کرنا حماقت ہے اور زیادہ سخاوت
کرنی اسراف و فضول خرچی ہے۔ گو سلوک کی حماقت اُس سے زیادہ کسی دوسرے

اہر مین نہ تھی کہ اُسنے آنکے ایسے نالایقون کو اپنے لیے منتخب کیا۔ اب ٹائمن کا وہ شاہانہ محل خالی و سنسان پڑا رہتا۔ اب وہ بات کہان کہ آئید و روند آئین۔ ٹھہرین۔ مے پیئین تکلف کرین۔ ہان اُدھر سے راستہ البتہ جاری تھا۔ یا بجاے سامان ضیافت اور مہمانون کی بھیڑ بھاڑ کے بے صبر و غوغائی قرضخواہ سود خور ستمگر اور بیرحم و سخت گیر لوگون کا ہجوم البتہ رہتا۔ کوئی تمسک لیے چلا آتا ہو۔ کوئی سود کا ذکر چھیڑ رہا ہے کوئی رہن کی بحث پیش کرتا ہے۔ غرضکہ اِن سنگدل طلبگارون سے کہ نہ وہ ٹالے سے ٹلتے نہ اِنکار سے اسنتے ٹائمن سخت عاجز آیا۔ اُسکا مکان اُسکے لیے محبس ہوگیا۔ نہ باہر جانے کی صورت نہ اندر رہنے کی حالت نہ اُنکے ٹالنے کی مقدرت ابھی ایک اپنے پچاس ٹیلنٹ کا تقاضا اچھی طرح کرنے نہین پایا کہ دوسرا پانچ ہزار کرون کا حساب لے پہونچا۔ اور بھی ایسی حالت مین کہ وہ اپنے خون کے قطرے بھی اُنھین دینا چاہتا تو اُتنے قطرے اُسکے بدن مین نہ نکلتے جو اُنکے مطالبہ کو پورے اُترتے۔

اس گئی گذری حالت پر بھی اُس ڈوبتے ہوے آفتاب نے تھوڑی دیر کے لیے ایک ایسی نئی روشنی اپنی دکھلائی کہ جس سے تمام لوگون کو حیرت سی ہوگئی۔ یعنی ایک مرتبہ پھر ٹائمن نے سامان ضیافت درست کیا جسمین تمام معمولی امرا اور اُنکی بیبیان اور جتنے بڑے و باوضع لوگ اٗتھنس مین تھے سب مدعو کیے گئے۔ لارڈ لوسی یس و لکیولس۔ و بن ٹی ولیس۔ و سمپرونیس و دیگر احباب سب کے سب آموجود ہوئے۔ اُن بدذات خوشامدیون سے زیادہ کسے رنج ہوتا جنکو یہ گمان ہوا کہ ٹائمن کی مفلسی حیلۃً ظاہر کی گئی تھی۔ جس سے مقصود ہم لوگون کا اِمتحان لینا تھا۔ افسوس کہ یہ چال سمجھ مین نہ آئی ورنہ وہ کیا چیز تھی جو ٹائمن نے طلب کی تھی اور پھر ایک اعتبار سے اُنسے زیادہ مسرت بھی کسی کو حاصل نہین ہوئی جنھون نے دیکھا

کہ چشمہ جود و کرم جسے وہ سمجھتے تھے کہ خشک ہو گیا ہنوز ویسا ہی تازہ و روان ہے۔ آنے
پر اُنھون نے بہت شرم اور رنج سے اِس بات کو ظاہر کیا کہ جب ٹائمن کا آدمی اُنکے پاس
پہونچا اسوقت اُنکے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے اپنے معزز دوست کی
ضرورت وہ رفع کر سکتے۔ ٹائمن نے اِسپر کہا کہ آپ صاحب اِسکا خیال نہ کرین مجھے
یاد بھی نہین کہ مین نے کب روپیے مانگے تھے۔ اِن بدذات و بیحیا امیرون کو دیکھیے
کہ اُسکی تباہی کے وقت تو یون پیچ کھینچ بیٹھے۔ اور جب اُسکے دن پھرے یون بے تامل
آموجود ہوئے۔ ایسے لوگون کا دستور ہے کہ یہ اہل دول کے پیچھے ایسی خوشی سے
دوڑتے ہین جیسے ابابیل موسم گرما کے تعاقب مین۔ اور پھر جہان ذری صورت انقلاب
نظر آئی تو ایسے جلد الگ کہ ابابیل بھی جاڑون سے بھاگتے اُنکا ساتھ نہ پا سکے۔ اب
ناچ و رنگ و دیگر سامان ضیافت کے ساتھ گرما گرم کھانے چُنے گئے۔ سب کے
سب حیران تھے کہ اِس دیوالیے نے ایسی عمدہ ضیافت کے سامان کیونکر بہم پہونچائے
بعضون کو یہ شبہہ تھا کہ فی الواقع جیسا مین دیکھتا ہون ویسا ہی ہے۔ یا کہین آنکھ خطا تو
نہین کرتی۔ کہ اتنے مین سرپوش کے اُٹھنے سے ٹائمن کی غرض ظاہر ہوئی۔ یعنی بجاے
نادر و مزیدار چیزون کے جنکی اُنھین اُمید تھی اور جنھین وہ ہمیشہ ٹائمن کی وسیع میز پر پاتے
تھے۔ وہ لوگ کیا دیکھتے ہین رکابیون مین کچھ مختصر سامان ٹائمن کے افلاس کے مناسب
کچھ نہین صرف تھوڑا تھوڑا گرم پانی بھاپ دیتا ہوا رکھا ہے۔ یہ دعوت ٹائمن نے اُن
مُنھ دیکھے دوستون کے واسطے جنکا شیوہ مثل دُخان۔ اور دل مثل شیر گرم پانی
کے تھا خوب تجویز کی۔ اور اُنکے رُکنے پر کہا۔ کتّو دیکھتے کیا ہو مُنھ کھول کر چپڑ چپڑ
چاٹتے جاؤ۔ ہنوز اُنکی حیرت کم نہوئی تھی کہ اُنکے مُنھ پر تمام اُسنے وہ پانی اُٹھا کر چھڑک دیا تا
اچھی طرح وہ اُسکا استعمال کرلین۔ اور جب وہ یہ کیفیت دیکھ اپنی اپنی ٹوپیان سنبھال گھبرا کر
وہان سے نکل بھاگے تو اُسنے رکابیان وغیرہ اشیا اُنکے پیچھے پھینکنی شروع کین اور تھوڑی دور تک

اُنکے تعاقب مین رکابی مذہب۔ قائل خوش اخلاق گرگ متین۔ خرس حلیم۔ دولت کے مسخرے۔ کھانے کے دوست۔ اور وقت کی مکھی سکے نام سے اُنھین پکارتا ہوا خود بھی بھاگا اُن سب نے اپنے آنے کے بہ نسبت زیادہ خوشی سے اُسکے پاس سے چلا جانا مغتنم سمجھا گو اُس جلدی مین کوئی اپنا کپڑا کوئی ٹوپی کوئی زیور بھی بھول گیا مگر اُس دیوانہ نواب سے اور اُسکی جھوٹی دعوت سے بامن و امان نکل جانے پر سب محظوظ تھے۔

ٹامن کا یہ آخری جلسہ تھا۔ اور اُسی کے ساتھ وہ اتھینس اور تمام انسان کی صحبت سے مستعفی ہو گیا۔ کیونکہ اُسکے بعد اُسنے جنگل مین اپنی سکونت جا کے اختیار کی شہر اور نوع انسانی کی طرف سے مُنھ پھیر لیا۔ دُعائین مانگتا تھا کہ خدایا یہ کر وہ شہر غارت ہو جائے اُسکے مکانات تلے دیکر باشندگان شہر نیست و نابود ہو جائین۔ نوع انسانی کی ایذا رسان بلائین از قسم جنگ۔ وبا۔ افلاس عوارض مہلکہ باشندگان شہر پر نازل ہوئین شہر کے چھوٹے بڑے امیر غریب سب کے سب مُبتلائے آلام ہون غرضکہ یہ سب بد دُعائین دیتا وہ جنگل کی طرف روانہ ہُوا جہان وہ کہتا تھا کہ وحشی چوپائے نوع انسانی سے بہین زیادہ مجھے مہربان معلوم ہونگے۔ وہان پہونچکر اُسنے کپڑے پھاڑ برہنگی اختیار کی تا نوع انسانی کی وضع اُسمین باقی نہ رہے۔ اور ایک گڑھا کھود اُسمین رہنے لگا۔ چوپایون کی طرح تنہا پڑا رہتا۔ بھوک لگتی تو جنگلی درختون کی جڑین کھاتا اور اوپر سے پانی پی لیتا۔ اپنے ہمجنسون کو دور سے دیکھکر بھاگتا۔ جنگلی جانورون کے ساتھ خوشی خوشی دوڑتا پھرتا اور بہ نسبت انسان کے اُنھین زیادہ مہربان حال و بے ضرر تصوّر کرتا۔

واہ کیا انقلاب زمانہ ہے۔ کہان ٹامن مالدار۔ ٹامن انسان دوست اور کہان اب ٹامن عریان ٹامن انسان دشمن کہان گئے اُسکے خوشامدی کیا ہُوا اُسکا تزک و احتشام۔ کیا جنگل کی تیز و سرد ہوائین اُسکے جسم کو سردی سے بچانے مین قمیص کا

کام دیگی کیا عقاب کے بسیرے لینے کے وہ سخت درخت اُسکی خدمت و پیغام لیجانے کے لیے جُھک کر بیہوٹے شلغم کی صورت مین آجائینگے جب رات کے زیادہ کھاجانے سے اُسکی طبیعت کچھ بدمزہ ہوجائیگی تو کیا وہان کے چشمون کا سردی سے جما ہوا پانی گرم شوربے کا کام دیگا - یا وہان کے وحشی جانورون مین یہ سلیقہ آجائیگا کہ پاس آ اُسکے ہاتھ چومین اور خوشامد کی باتین کرین -

ایک روز وہ اپنے کھانے کو کسی چیز کی جڑ کو کھود رہا تھا کہ اُسکا پھاوڑہ کسی سخت چیز سے رُکا - جو دیکھنے سے ایک بہت بڑا ڈھیر سونے کا نکلا - جسے غالباً کسی بخیل نے کسی آفت کے وقت یہ سمجھ کر دفن کیا ہوگا کہ یہان کسی کو خبر تو ہونے ہی کی نہین جب موقع ہوگا چُپکے سے آ کھود لیجائینگے - اور پھر موقع ہاتھ آنے سے پہلے وہ مرگیا - اور یہان وہ زیر زمین (جیسے ماں کے پیٹ مین لڑکی) اسطرح بے پروائی سے خموش پڑا تھا گویا ٹائمن کے ناگہانی پھاوڑہ کھائے بغیر باہر آنا ہی نہین -

اِس خزانے کی مقدار اتنی تھی کہ اگر ٹائمن کا اگلا سا دل ہوتا تو وہ اُسکے دوستون اور خوشامدیون کے پھر جمع ہوجانے کو بہت تھا مگر ٹائمن اِس بیوفا دنیا کا ایسا غیر معتقد تھا اور مالِ ودولت کی طرف سے اُسے ایسی نفرت ہوگئی تھی کہ قریب تھا کہ وہ پھر اُسے وہین دفن کردیتا لیکن صرف اِس خیال سے اُسنے ایسا نہ کیا کہ لاانتہا بلائین انسان پر زرومال کے سبب سے نازل ہوتی ہین لوٹ ظلم - ناانصافی - رشوت - جبر - خانہ جنگی یہ سب بُرائیان اِسی سے پیدا ہوتی ہین - اگر اُسکے ذریعہ سے مین چاہونگا تو بآسانی تمام ذیمعلوم اپنے ہمجنس سے کیا ایسی عداوت آسے ہوگئی تھی) نوع انسانی کو انواع انواع تکالیف وایذا پہونچا سکونگا -

چند فوجی سپاہی اُسی زمانے مین اُنکے غار کی طرف سے ہوکر گذرے - اور بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ وہ السی بیڈیس سپہ سالار اتھنس کے فوجی جوان ہین جو

اتھنس کے اہالی مجلس سے کسی بات پر بگڑ کر (کہ اتھنس والے اپنے سرداروں اور اچھے دوستوں کے مقابلے مین اپنے ناشکر گزار و بیوفا ہونے مین سدا سے مشہور تھے) اُنکے مقابلے مین وہی فوج ساتھ لیکر جا رہا تھا۔ جنکی سپہ سالاری مین پہلے اُسنے ایک مرتبہ اُنکی طرف سے دشمنوں کا مقابلہ کیا تھا۔ ٹائمن اُنکا ارادہ سُن بہت خوش ہوا اور وہ سارا سونا اُٹھا کر اُنکے سپہ سالار کے حوالہ کیا۔ کہ وہ اپنی فوج کا خرچ اُس سے چلائے۔ اور یہ درخواست کی کہ وہ اپنے لشکر ظفر پیکر سے سارے شہر کو میدان کر دے۔ اُسکے تمام باشندوں کو جلا بھُنا کاٹ چھانٹ برابر کر دے۔ ایسا نہو کہ کوئی بُرہمنین سے بچ جائے۔ اور اُس سے کہا کہ تم وہان کے بڈھوں کی سفید داڑھیوں کا ذرا خیال نکرنا کیونکہ وہ سب کے سب سود خور ہین۔ اور نہ ننھّے بچّوں پر جانا کیونکہ بڑھنے پر وہی بغاوت پر کمر باندھینگے۔ ایسا نہو کہ لڑکیوں لڑکوں اور ماؤن کا شور و غل تمھین خونریزی سے باز رکھے۔ بلکہ تمھین بھی تہ تیغ کرنا۔ اور جب وہ بارادہ فتح آگے بڑھے تو یہ خدا سے اُنکے لیے دعائین مانگنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ خدایا تو اُنکے شامل حال رہیو۔ اب اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ شہر اتھینس باشندگان اتھینس و نیز تمام نوع انسانی کی طرف سے ٹائمن کے دلمین کس درجہ نفرت مستقر ہو گئی تھی۔

ایک دن وہ اسی حالت بیکسی مین وحشیوں کی طرح اپنے غار مین بیٹھا تھا کہ درغار پر ایک آدمی بحیرت نگران اُسے نظر پڑا جسے دیکھکر اُسے سخت حیرت ہوئی یہ آدمی اُسکا وفادار خانساماں تھا۔ جو اپنی دلی محبت و سچّی وفاداری کی رہنمائی سے اپنے آقا کو ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا اُس کمبخت غار تک پہونچا کہ اپنا حق خدمت ادا کرے۔ اور اول ہی نگاہ مین جو اپنے آقا کو جو کسی زمانے مین عالی مرتبہ ٹائمن تھا اُسنے ایسی بُری حالت مین دیکھا کہ بدن پر ایک سوت تک نہین ننگا مادر زاد

حیوانون کی صحبت وحشیون کی سی بود و باش آنکھون مین وہ وحشت و اُداسی جیسے اپنی
تباہی و ویرانی کی یادگار- تو اُسے سکتا سا ہوگیا اور دیر تک بعالم حیرت ٹامن کی طرف
دیکھتا رہا- اخیر مین جب اُس خانساماں نے کچھ بولنا چاہا تو فرط گریہ سے اُسکی آواز گلے
مین ایسی پھنسی کہ ٹامن کو اُسکے پہچاننے مین یا اسبات کے جاننے مین کہ یہ کون شخص
(دیکھو نوع انسانی کے پہچاننے سے بھی اُسکی طبیعت کس درجہ دور بھاگتی تھی) میری
حالت ناچارگی مین میرا ساتھ دینے آیا ہے- بڑی دقت اُٹھانی پڑی- اور چونکہ شکل و
صورت اُسکی انسان کی تھی اسلیے ٹامن نے اُسکی باتون کو مکر اور آنسوؤن کو جھوٹھا
تصور کیا- لیکن اُس خیرخواہ ملازم نے جب اپنی نمک حلالی کے ثبوت پیش کیے
اور ٹامن پر اچھّی طرح ثابت کردیا کہ صرف آقا کی محبّت و خیرخواہی اُسے آتنی دور لائی
تو ٹامن کو بمجبوری یہ اقرار کرنا پڑا کہ ہان دنیا مین ایک اچھّا آدمی بھی ہے- لیکن
چونکہ وہ آدمی کی صورت و شکل مین تھا- اسلیے اُسکی طرف وہ نفرت کیے بغیر نہ دیکھ
سکا اور نہ اُسکے انسانی ہونٹھون کی باتین کراہت کیے بغیر سُن سکا- اور وہ وحید العصر
ملازم بجبر اُسکے پاس سے رخصت کیا گیا کیونکہ گو اُسکا دل بہ نسبت اور آدمیون کے
زیادہ ملائم و پر درد تھا مگر اُسکے ظاہری چہرے کو کیا کیا جاتا کہ وہ انسان ہی کا ساختہ تھا
اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد اُس بیچارے خانساماں سے کہین بڑے بڑے
ملاقاتیون نے ٹامن کے اُس چپ چاپ و تنہائی کی گوشہ نشینی مین خلل اندازی
شروع کی- کیونکہ وہ دن آگیا کہ اتھنیس کے ناشکر گذار امرا کو اپنی اُن بے انصافیون
پر جو بمقابلہ ٹامن اُنھون نے کی تھین پشیمان ہونا پڑے- السی بیڈیس نے وہان پہونچکر
جنگلی سور کی طرح اُنکی شہر پناہ پر حملہ کرنا اور اپنے سخت محاصرے سے اُنکے شہر کی خاک
تک اڑا دینے کی دھمکی دینی شروع کردی اب یہ کیفیت دیکھا ٹامن کی پہلی قوت و جنگی
طبیعت جسے عرصے آنکے دنون نے بھلا دی تھی پھر اُنھین یاد پڑی- کیونکہ سابق مین

ٹائمن انکا سپہ سالار رہ چکا تھا اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ ایک بہادر و واقفکار سپاہی ہے حتی کہ انکے نزدیک اُن محاصرین کے مقابلہ کرنے کو جو یون اُنھین دھمکیان دے رہے تھے اور السی بیڈیس کے سے سخت حملے کے روکنے کو جو یون بڑھتا چلا آتا تھا وہ تنہا کافی تھا اس آفت مین وہان کے اہالی مجلس نے ٹائمن کے پاس حاضر ہونا ضرور سمجھا۔ دیکھیے جب اپنے اوپر پڑی تو یون دوڑے آئے اور جب اُس غریب پر دقت تھا تو کسی نے بھی توجہ نہ کی۔ انکی سمجھ تو دیکھیے کہ جسکو یون رنجیدہ کیا اُس سے اُمید خیر رکھتے تھے۔ اور اپنی ایسی کج خلقی و بدسلوکی پر بھی اُس سے نیکی کی چشم داشت رکھتے تھے۔

اُنھون نے آکر بہتیری منتین کین اور کہنا چاہا کہ وہ شہر کیطرف چل کر شہر و باشندگان شہر کو بچائے۔ وہی شہر جہان سے اُنکی ناسپاسیون نے یون بُری طرح اُسے نکالا تھا۔ مال و دولت و عزت کا لالچ دکھایا۔ گناہان ماسبق پر ندامت بھی ظاہر کی۔ ہر شخص کی نظرون مین اُسکی وقعت دلون مین اُسکی محبت اُسے جتائی گئی سب نے اپنی ذات۔ زیست۔ مال و دولت اُسکے قابو مین دینے کا وعدہ کیا بشرطاین کہ وہ اُنکے ساتھ چلکر اُنکو دشمنون سے بچائے۔ لیکن ٹائمن کا وہ اگلا دل کہان تھا جس سے وہ معدن جود و زیب شجاعت خیال کیا جاتا تھا۔ رزم مین اُنکی پناہ بزم مین اُنکی زینت سمجھا جاتا تھا۔ ابتو اُسکی یہ کیفیت تھی کہ نوع انسانی سے اُسے قلبی عداوت تھی وحشیون کی طرح تن عریان رہتا تھا۔ اگر السی بیڈیس اُسکے سارے ہموطنون کو تہ تیغ کردے تو اُسے ذری پروا نہین۔ اگر اتھنیس کو برباد کردے اُسکے چھوٹے بڑون کو قتل کردے تو بجاے غم کے بلکہ اُسے مسرت ہو۔ غرضکہ اُسنے اُنھین ایسا ہی جواب صاف سُنایا اور یہ بھی کہا کہ لشکر مین کوئی بھی چھُری ایسی نہوگی جسے مین اتھنیس کے بڑے بڑے لوگون کے گلوسے زیادہ موقر نہ سمجھون۔

وہ ناظرا اہالی مجلس یہ جواب سُنکر چلنے لگے۔ تو ٹامُن نے اُنسے کہا کہ اہل شہر سے میرا ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ اِس حالت یاس و اضطراب سے بچنے۔ ایسی ہیڈیس خونخوار کے قہر سے نجات پانے کی ایک صورت اُسے معلوم ہو۔ کچھ ہی ہو پھر بھی اپنے ہموطنون سے اُسے اتنی محبت ہے جس سے وہ چاہتا ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اُنکے ساتھ کچھ بھلائی کر چلے۔ اُسکے سُننے سے اہالی مجلس کو کچھ تسکین ہوئی اور سمجھے کہ وطن کی محبت نے اُسکے دل مین جوش کیا۔ پھر ٹامُن اُنسے کہنے لگا کہ میرے غار کے پاس ایک درخت ہے جسے عنقریب مین کاٹنے والا ہون مین چاہتا ہون کہ اُسکے کٹنے کے پہلے تمام میرے رفقاے اُنمین چھوٹے بڑے جو اِس مصیبت سے بچنا چاہتے ہین آکر اُسکا مزہ چکھیں۔ یعنی آئین اور گلے مین پھانسی لگا لگا اُسی درخت پر لٹک جائین تا اِس طریقے سے اُنھین مصیبتون سے نجات مِلے۔

انسان کے ساتھ یہ ٹامُن کا آخری اِحسان تھا اور اپنے ہموطنون سے اخیر ملاقات کیونکہ اُسکے تھوڑے ہی دن بعد ساحل دریا پہ گذر کرتے جو ٹامُن کے جنگل سے تھوڑے ہی فاصلے پہ تھا ایک سپاہی نے ایک قبر دریا کے کنارے دیکھی جسکے کتابہ سے معلوم ہُوا کہ یہ ٹامُن انسان دشمن کا مزار ہے جو جیتے جی تمام آدمیون سے دلی عداوت رکھتا تھا اور مرنے پہ ایک ایسے وبال کی تمنا دل مین لے گیا جو تمام مردون کی بربادی کا سبب ہوا۔

یہ امر کہ آیا وہ بجبر و ظلم ہلاک کیا گیا۔ یا زیست کی بے لطفی و اِستکراہ نوع انسانی نے اُسے اِس حال کو پہونچایا۔ ظاہر نہو سکا۔ تاہم اُسکے کتابہ کی درستی اور اُسکے انجام کے بخیر ہونے پر سب کو حیرت رہی کہ مرنے پر بھی آدمیون سے ویسی ہی عداوت اُسنے ظاہر کی جیسے جیتے جی تھی۔ اور بعضون کے نزدیک ساحل بحر پہ قبر بنانے مین یہ اِشارہ تھا کہ دریا ہمیشہ میری قبر پہ آنسو گرا کرے اگرچہ مکار و دغاباز انسان کے ظاہر ہیت و چند روزہ اشک کی تحقیر کیا کریگا۔

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصّون مین کا چوتھا قصّہ جو مجموعۂ مذکور کی ساتھ پہلے اِس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ محلہ کہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای مین زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکا اب شاخ مطبع موصوف القدر واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء مین اہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال سلمہ المتعال سے بصحت تمام طبع ہوکر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا